OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:1, Issue: 1,Jan -June 2020
DOI:10.51665/al-duhaa.001.01.0056 , PP: 98-119

مقاصد شریعت تعارفی مطالعہ

Objectives Of Shariah Introductory Study

Published:
10-07-2020
Accepted:
26-05-2020
Received:
25-04-2020

Aminullah Khan
Lecturer in Islamiyat GPGC Mandian Abbottabad, Ph.D Scholar AIOU Islamabad
Email: mailto:amin31784@gmail.com

Prof. Dr. Abdulhameed Khan Abbasi
Dean Faculty of Arabic & Islamic Studies, Chairman Quran & Tafseer AIOU Islamabad
Email: dr.ahameed.k@gmail.com

Abstract

The ultimate objectives of shariah have been indicated (stated) in numerous verses of the Holy Quran and in the sacred traditions of Holy profit (SAWS) and a set of reforms have been highlighted for enforcement as a purpose of divine commands. Brillscholars and stalwarts of Islamic sciences like Imam Ghazali, Allama Azzedine bin Abdus salam Allama ibn e Qayyum, Allama Shatbi, and imam Shah Wali Ullah R.A have rendered their valuable services in the above-mentioned domain.

This article is an introductory study of that knowledge and in the article significance and essentiality of the purposes of shariah have been explained after detailed interpretations of these purposes. Opinions of ancient and modern experts of the concerned field of knowledge have also been incorporated. Finally, various types of objectives of shariah have been debated.

Keywords: *Objectives, Shariah, Holy Quran, Sacred Traditions of Holy Profit SAWS, Divine Commands, Opinions, Modern Experts.*

تمہید:

شرعی مقاصد کادار و مدار ان کی علتوں پر ہوتا ہے اور علت کا ثبوت قرآن و حدیث کے نصوص سے ہوتا ہے یا پھر اس سے فقہاء کرام مستنبط فرماتے ہیں۔ کسی شرعی حکام کا مدار حکمت پر نہیں ہوتا لیکن حکمت کا یہ فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ اس سے علت کے متعین ہونے میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔

مقاصد شریعت اسی حکمت کے مماثل ایک اصطلاح ہے جس کی تعبیر بعض اہل علم نے اسرار شریعت سے فرمائی ہے۔

اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ قرآن وسنت سے جو شرعی احکامات اخذ کئے جاتے ہیں، اس علم کی بنیاد پر ان تک رسائی ہو جاتی ہے۔ گو کہ

یہ رسائی حتمی اور یقینی نہیں ہوتی۔

کبھی اللہ تعالیٰ احکام شرع خود بتاتے ہیں تو ایسی صورت میں وہ مقصد تو حتمی شمار ہوگا مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہو تا کہ حکم کی کہ مصلحت ہے اور اس کے علاوہ کوئی اور مصلحت نہیں۔

زیر نظر مضمون میں اس علم کا تعارفی مطالعہ کرنا مقصود ہے چنانچہ مقاصد شریعت کے لغوی و اصطلاحی مفہوم بیان کرنے کے علاوہ اس کی اہمیت بھی بیان ہوگی اور اس کے چند ضروری اقسام کا تعارف پیش کیا جائے گا اور اس حوالے سے قرآن و سنت سے مثالیں بیان کی جائیں گی۔

مبحث اول: مقاصد شریعت کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

مطلب اول: مقاصد کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم

الف۔ مقاصد کا لغوی معنیٰ:

مقاصد کا واحد "مَقصِد" ہے جبکہ "مَقصَد" مصدر میمی ہے جو فعل "قصد" سے بنا ہے "قصد" کا مصدر "قصدا" اور "مقصدا" دونوں طرح سے آتا ہے اور ان دونوں کا معنیٰ ایک ہے[1]۔

علماء لغت کے ہاں "قصد" کے معانی:

1۔ سیدھا راستہ: "قصد" راستے کا سیدھا ہونا ہے[2] بقول ابن جریر طبریؒ[3] "قصد" سے مراد ایسا سیدھا راستہ ہے جس میں کجی نہ ہو[4]۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَ عَلَى اللهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ﴾[5] یہاں قصد کا معنیٰ سیدھا راستہ ہے۔ ابن کثیرؒ[6] نے امام مجاہدؒ[7] سے "طریق الحق علی اللہ" اور ابن عباسؓ[8] سے "علی اللہ البیان ای یبین الهدیٰ والضلالة" اور سُدِّی نے قصد کا معنیٰ "الإسلام" نقل کیا ہے[9]۔ جس کا مطلب ہے کہ شریعت اسلامیہ ہی سیدھا راستہ ہے۔

2۔ ارادہ کرنا: قصد کا ایک معنیٰ ارادہ کرنا ہے[10] امام مسلمؒ[11] نے مسلم میں ایک روایت نقل کی جس میں قصد بمعنیٰ ارادہ ذکر ہوا ہے:

"فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَقْصِدَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ لَهُ فَقَتَلَهُ،"[12]۔

ایک مشرک شخص تھا جو مسلمانوں میں سے جسے قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو اسے جا کر قتل کر دیتا۔

3۔ عدل و انصاف: ایک معنیٰ عدل و انصاف بھی ہے جیسا کہ اللحام تغلبی کا شعر ہے:

"عَلَى الحَكَمِ المَأْتِيِّ، يَوْمًا إِذا قَضَى ... قَضِيَّتَه، أَن لَا يَجُورَ ويَقْصِدُ"[13]۔

کسی قاضی کے پاس جب بھی کوئی مقدمہ آئے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ظلم نہ کرے بلکہ عدل و انصاف سے کام لے۔

4۔ اعتدال: ایک معنیٰ اسراف اور بخل کی درمیانی حالت بھی ہے اور "القصد فی المعیشة" کا معنیٰ اسراف اور کنجوسی کا نہ ہونا ہے۔ "قصد فی الامر" کا معنیٰ حدود سے تجاوز نہ کرنا ہے[14]۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَ اقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ ﴾[15] اپنے چلن میں اعتدال کی راہ اختیار کر۔

5۔ غلبہ پانا: ایک معنیٰ غالب آنا اور دوسرے کو مجبور کرنا بھی ہوتا ہے[16]۔

6۔ توڑنا: توڑنا اور نیزہ مارنا بھی ہے جیسے "قَصَدتُ العَودَ قَصدًا" کا معنیٰ "میں نے لکڑی کو توڑا" ہے[17]۔

7۔ بھرا ہوا: ایک معنی بھرا ہوا ہونا بھی ہے جیسے "الناقة القصید" بہت موٹی اونٹنی کو کہا جاتا ہے[18]۔

8۔ قریب ہونا: ایک معنی قریب ہونا ہے جیسے "بیننا وبین الماء لیلة قاصدة"[19] یعنی پانی ہمارے قریب ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّ سَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ﴾[20] میں بھی قاصد کا معنی قریب ہے[21]۔

اس بحث سے واضح ہوتا ہے کہ قصد کا لفظ کلام عرب میں عام طور پر ارادہ، عزم، صراط مستقیم اور اعتدال کے معنی میں استعمال ہوتا ہے لیکن یہ لفظ توڑنے کے معنی میں شاذ و نادر اور مجازی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

لفظ "مقاصد" کا استعمال:

مقاصد "مقصِد" کی جمع ہے جبکہ "مقصَد" مصدر میمی ہے مقصَد اور مقصِد طرف، مکان یعنی جائے ارادہ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں[22]۔

مقصِد مفعل کے وزن پر ہے اور یہ وزن عام طور پر زمان و مکان اور مصدر کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے "قعدت مقعد زید" کا معنی "قعود زید" یا "زمان قعوده" یا "مکان قعوده"[23] ہے کبھی "قصد" اور "مقصد" اسم فاعل کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں جیسے "سبیل قصدوقاصد" کہا جاتا ہے دونوں کا معنی مستقیم ہے۔

کبھی مصدر یعنی مقصد اور مقاصد ذکر کرکے معنی اسم مفعول کا لیا جاتا ہے جیسا کہ امام غزالیؒ[24] نے "مقاصد شریعت" کو کبھی "مقاصد" اور کبھی "مقصود" ذکر کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں: مخلوق کے مقاصد حصول منفعت و دفع ضرر ہیں اور مخلوق کی بہتری ان مقاصد کے حصول میں ہے۔ مصلحت سے ہماری مراد شرعی مقصود کی حفاظت ہے اور مخلوق کے شرعی مقاصد پانچ ہیں[25]۔

اسی طرح سیف الدین الآمدیؒ نے بھی مقاصد کی جگہ لفظ مقصود استعمال کیا ہے، فرماتے ہیں: حصول منفعت یا دفع ضرر یا ان دونوں کا مجموعہ شریعت کا بنیادی مقصد ہے[26]۔

ب۔ مقاصد کا اصطلاحی معنی:

کسی کام کو سرانجام دینے کے اصل مدعی اور غرض کو مقاصد کہا جاتا ہے جیسے جن وانس کی تخلیق کا بنیادی اور اصلی مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾[27]۔ میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہاں جن وانس کی تخلیق کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔

مطلب ثانی:

الف: شریعت کا لغوی معنی:

عربی لغت میں "شریعت" کا لفظ گھاٹ کے معنی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ شریعت، شرع اور مشرعۃ سب گھاٹ کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ عرب شریعت کا لفظ ایسے گھاٹ کے لئے استعمال کرتے ہیں جہاں پانی بہ رہا ہو، ختم نہ ہونے والا ہو اور اسے ڈول کے ذریعے نکالا بھی جا سکتا ہو[28]۔ شریعت کا لفظ دین، ملت، منہاج، طریقہ اور سنت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے[29]۔ شریعت اور شرعت کا لفظ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں کے لئے مقررہ طور طریقوں اور اوامر و نواہی کے لئے استعمال ہوتے ہیں[30]۔ چنانچہ ارشاد ہے:

﴿ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨﴾﴾[31]۔

پھر ہم نے آپ کو احکام پر مشتمل شریعت اور طریقہ دیا ہے صرف اسی کی اتباع کریں۔

﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ﴾[32]۔تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے شریعت اور راہ عمل بنائی ہے۔

بقول عبداللہ بن عباسؓ شرعت سے مراد قرآن اور منہاج سے مراد سنت ہے[33]۔

ب۔ شریعت کا اصطلاحی مفہوم:

علامہ ابن تیمیہؒ[34] فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو عقائد اور اعمال جاری فرمائے ہیں یہ تمام شریعت، شرعت اور شرع کہلاتے ہیں[35]۔

علامہ جرجانیؒ[36] "الإئتمار بالإلتزام العبودية"[37] کو شریعت قرار دیتے ہیں۔ تھانویؒ[38] فرماتے ہیں:

> اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے ذریعے اپنے بندوں تک جو احکام بھیجے ہیں وہ شریعت کہلاتے ہیں ان احکام کا تعلق اگر عمل سے ہے تو انہیں فرعی اور عملی شریعت کا نام دیا جاتا ہے۔۔۔اگر وہ اعتقادات سے متعلق ہوں تو انہیں اصلی اور اعتقادی شریعت کہا جاتا ہے[39]۔

مندرجہ بالا تعریفات کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے ذریعے اپنے بندوں کے لئے اوامر و نواہی پر مشتمل جو لائحہ عمل دیا ہے وہ شریعت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے ذریعے اپنے بندوں کے لئے اوامر و نواہی پر مشتمل جو حتمی اور آخری طریق عمل بتایا ہے اسے شریعت اسلامیہ کہتے ہیں[40]۔

مطلب ثالث:

مقاصد شریعت کا اصطلاحی معنی

مقاصد شریعت کی تعریف جاننے سے پہلے مقاصد کی تین اقسام جاننا ضروری ہے:

1۔ **مقصد تخلیق:**

اللہ تعالیٰ نے جن و انس کی تخلیق کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾﴾[41]۔میں نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

2۔ **مکلفین کے مقاصد:**

احکام شریعت پر عمل کرنے والوں کے مقاصد کو مکلفین کے مقاصد کہتے ہیں۔

3۔ **مقصد شریعت:**

انبیاء کرام کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے جو شریعت نازل کی ہے اس کے مقاصد کو مقاصد شریعت کہتے ہیں، ان کی تین قسمیں ہیں:

ا۔ **شریعت کے عمومی مقاصد:**

یہ شریعت کے وہ عمومی مقاصد ہیں جو شریعت کے تمام احکام و ابواب کو شامل ہوتے ہیں۔

اا۔ **شریعت کے خصوصی مقاصد:**

ان کا تعلق شریعت کے کسی ایک باب یا موضوع سے ہوتا ہے جیسے مالی معاملات، عدلیہ اور عائلی زندگی سے متعلق احکام

کے شرعی مقاصد وغیرہ۔

III۔ **شریعت کے جزئی مقاصد:**

یہ وہ مقاصد ہیں جو شارع کو ہر حکم شرعی سے مقصود ہوتے ہیں مثلاً نماز، روزے اور زکوۃ کی فرضیت کے مقاصد اور شراب، جوئے اور زنا کی حرمت کے مقاصد اسی طرح کھانے پینے کی اباحت کے مقاصد وغیرہ۔

مبحث دوم: مقاصد شریعت کی ضرورت واہمیت:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل دی ہے اور اسی بنیاد پر اسے مکلّف ٹھہرایا ہے، اللہ تعالیٰ حکیم ذات ہے اور حکیم ذات کا کوئی کام حکمت و مصلحت سے خالی نہیں ہوتا اور وہ رؤف ورحیم بھی ہے، اس لیے اس کے ہر فرمان میں انسان کی سعادت ملحوظ رکھی گئی ہے۔ شریعت کے عمومی نصوص سے اس کی نشان دہی ہوتی ہے حضور ﷺ کے بارے میں فرمایا گیا: ﴿ وَ مَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴾[42]۔ ہم نے آپ کو ساری کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ عام دینی احکامات کے بارے میں ارشاد ہوا: ﴿ مَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیَجۡعَلَ عَلَیۡکُمۡ مِّنۡ حَرَجٍ وَّ لٰکِنۡ یُّرِیۡدُ لِیُطَہِّرَکُمۡ وَ لِیُتِمَّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکُمۡ ﴾[43]۔ اللہ یہ نہیں چاہتا کہ دین میں تم میں تنگی پیدا کرے۔ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور تم پر اپنی نعمتوں کو مکمل کر دے۔

نماز کے متعلق فرمایا: ﴿اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ﴾[44]۔

بے شک نماز بے حیائی کی باتوں اور منکرات سے روکتی ہے۔

روزہ کی فرضیت کا مقصد اجاگر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴾[45]

تم پر روزہ اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر۔ تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

قصاص کی مشروعیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے: ﴿ وَ لَکُمۡ فِی الۡقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یّٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴾[46] اور تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے اے عقل والو!

احکام شریعت کی حکمتیں جاننے کی تمنا رکھنا اور اس کی ضرورت محسوس کرنا ایک انسانی فطرت ہے۔ اگر کسی مؤمن کو یہ حکمتیں معلوم ہو جائیں تو وہ زیادہ اطمینان اور زیادہ قوت کے ساتھ ان احکام پر عمل پیرا ہو سکتا ہے اور اسے دوسروں تک بہتر انداز میں پہنچا سکتا ہے[47]۔

مقاصد شریعت اسلامیہ احکام اور حکم اور حاکم و محکوم کے درمیان پختہ تعلق پیدا کرتے ہیں۔ یہ شریعت اسلامیہ کے خصائص اور امتیازات کو بیان کرتے ہیں۔ اللہ کی بندگی ثابت کرتے ہیں۔ جو سب سے بڑا مقصد شریعت ہے۔

ذیل میں مقاصد شریعت کی اہمیت وافادیت پر دو طرح سے بحث کی جاتی ہے۔

1لف۔ عام مسلمان کے لئے مقاصد شریعت کی اہمیت

ایک عام مسلمان کے لئے مقاصد شریعت کی اہمیت مندرجہ ذیل پہلوؤں سے واضح ہوتی ہے۔

1۔**ایمان کی پختگی:** مقاصد شریعت کو جاننے سے ایک عام مسلمان کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان پختہ ہو جاتا ہے اور اس کے دل و دماغ میں اسلامی عقیدہ راسخ ہو جاتا ہے جس سے وہ احکام شریعت پر عمل کرنے کو اپنے لئے کافی وشافی سمجھتا ہے۔ وہ عصر حاضر میں بالخصوص اپنے دین پر فخر کرتا ہے[48]۔

2۔ خالق کے مقصد تخلیق کی تکمیل: اللہ تعالیٰ کا انسانی تخلیق کا مقصد اول اس کی بندگی کرنا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کچھ یوں کیا ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾[49]۔جس طرح انسان تکوینی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں بالکل اسی طرح وہ مقاصد شریعت کا عرفان حاصل کر کے شرعی اعتبار سے بھی اللہ تعالیٰ کے بندے بن جاتے ہیں۔

3۔ مقاصد شریعت سے موافقت: مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ رضا بالقضا ہو اور اس کے مقاصد سے موافقت پیدا کرے اور اس طرح رب رحیم و کریم کو راضی کر کے سعادت دارین سے فیضیاب ہو جائے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے سے راضی ہو جانا بندے کے لئے دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے: ﴿وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾[50]۔رضائے الٰہی کا حصول سب سے بڑی دولت ہے اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

یہ سب اسی صورت ممکن ہے کہ بندہ حکیم و دانا شارع کے مقصد کو پہچانے اور اپنے مقاصد شارع کے مقاصد کے تابع بنائے[51] اور حیلے اور بہانے کر کے راہ فرار اختیار نہ کرے۔ اگر بندہ مقاصد شارع سے انحراف کرے گا تو اس کا انجام برا ہو گا۔

4۔ تبلیغ دین:

مبلغ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے مقاصد شریعت بیان کرے تا کہ لوگوں کی دین کے ساتھ وابستگی مضبوط ہو۔ شریعت پر عمل کرنے اور مصائب و آلام برداشت کرنے کا جذبہ پیدا ہو کیوں کہ انسان طبعاً امور نافعہ کی طرف زیادہ متوجہ ہوتا ہے۔انبیاء و رسل نے مقاصد شریعت کو بیان کیا مثلاً جب یہ بیان کیا جائے کہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے اور دل کو سکون اور اطمینان عطا کرتی ہے تو وہ یقیناً نماز کی طرف آئیں گے، قرآن نے نماز کے بارے ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ﴾[52] بے شک نماز بے حیائی کی باتوں اور منکرات سے روکتی ہے۔

تو یقیناً لوگ نماز پڑھیں گے اور جب لوگوں کو بتایا جائے کہ فحاشی و عریانی سے مسلمانوں کے مابین بگاڑ پیدا ہوتا ہے، اس سے ہنستے مسکراتے گھر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں اور اولاد نافرمان ہو جاتی ہے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۗ وَسَآءَ سَبِيْلًا﴾[53]۔

زنا کے قریب نہ جاؤ کیوں کہ اس سے فحاشی پھیلتی ہے اور یہ انتہائی برا عمل ہے سنایا جائے تو وہ یقیناً زنا سے اجتناب کریں گے۔

مبلغ کو چاہیئے کہ وہ "الأهم فالأهم" کے اصول پر عمل پیرا ہو کر ضروریات کو حاجیات اور تحسینیات پر، اصول کو تابع پر اور مصلحت عامہ کو مصلحت خاصہ پر ترجیح دے۔ اسی طرح کم نقصان کے مقابلے زیادہ نقصان سے لوگوں کو زیادہ ڈرائے اور لوگوں کے عقل و فہم کے مطابق ان سے گفتگو کرے۔

امام شوکانیؒ[54] نے اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت کے سلسلے میں مقاصد کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا: مبلغ کو آپ ﷺ کی کامل اتباع کرنا چاہیئے کہ آپ ﷺ کی بعثت کا اصل مقصد ہی تیسیر و تبشیر تھا نہ کہ تعسیر و تنفیر، کیوں کہ اس عمل سے جلب مصالح اور دفع مفاسد ہوتا ہے۔ شارع کی شریعت پر راضی ہونے والے عالم کو چاہیئے کہ مکارم اخلاق کی تکمیل کرتے ہوئے اپنا سب سے بڑا مقصد لوگوں کے لئے مصالح دینیہ کے حصول اور دفع مفاسد کو بنائے[55]۔

ب۔ مجتہد کے لئے مقاصد شریعت کی اہمیت:

مجتہد کے لئے مقاصد شریعت کا جاننا اور اس میں ملکہ حاصل کرنا چاہیئے کہ وہ مقاصد شریعت کا احسن طریقے سے ادراک کر سکے اور ان کی مدد سے مسائل مستنبط کر سکے۔ بیشتر اصولیین نے مجتہد کے لئے مقاصد شریعت کا جاننا ضروری قرار دیا ہے ان میں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

1۔ **امام شافعیؒ**: امام جوینیؒ[56] نے امام شافعیؒ کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے:

مجتہد کے سامنے جب کوئی مسئلہ پیش آئے تو سب سے پہلے وہ اس کا حکم کتاب اللہ میں تلاش کرے۔ نہ ملنے کی صورت میں احادیث متواترہ کی طرف رجوع کرے۔ وہاں مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اخبار آحاد کی طرف رجوع کرے۔۔۔۔ اگر مطلوب حکم ان مآخذ سے نہ ملے تو قیاس کی طرف جانے کی بجائے کلیات شریعت اور اس کی مصالح عامہ میں غور و فکر کر کے حکم لگائے[57]۔

2۔ **امام جوینیؒ**: مقاصد شریعت اور ان کے قواعد لوگوں کو ظلم و ستم سے بچاتے ہیں کیوں کہ ایسی صورت حال میں لوگ طلب انصاف کے لئے معتمد علیہ مفتی کی جانب رجوع کرتے ہیں جو انہیں درست سمت کی طرف گامزن کرتا ہے اور جو مفتی و مجتہد احکامات میں مقاصد شریعت کا خیال نہیں رکھتا وہ درحقیقت شرعی بصیرت سے عاری ہوتا ہے[58]۔

3۔ **امام غزالیؒ**: جس مجتہد نے احکام میں مقاصد شریعت کا لحاظ رکھا اسی نے حق کو پایا ہے[59]۔

4۔ **عزالدین عبدالعزیز بن عبدالسلامؒ[60]**: جو مجتہد جلب مصالح اور درء مفاسد کے لئے مقاصد شریعت میں غور و فکر کرتا ہے تو اسے یقین ہو جاتا ہے کہ مصلحت کا حصول اور فساد سے بچاؤ ضروری ہے اگرچہ اس کی تائید اجماع، قیاس اور نص وغیرہ نہ بھی کریں۔ اگر مجتہد شرعی مقصد کو سمجھ جائے تو پھر یہ اس کے لئے اور بھی زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ مصالح اور مفاسد کی صحیح پہچان اور ان کے مابین ترجیحی پہلو صرف وہی تلاش کر سکے گا جو شریعت اور مقاصد شریعت میں ید طولیٰ رکھتا ہے[61]۔

5۔ **تقی الدین سبکیؒ[62]**: سبکیؒ کے نزدیک مجتہد کے لئے ممارست اور مقاصد شریعت کا تتبع شرط لازم ہے[63]۔

6۔ **ابن تیمیہؒ**: درحقیقت عالم وہ شخص ہے جو حکمت شریعت، اس کے مقاصد اور محاسن کو بطریق احسن سمجھ سکے۔ یہ مزید لکھتے ہیں:

اصل فقیہ وہ شخص ہے جو شارع کی حکمت سمجھے[64]۔

7۔ **ابن قیمؒ[65]**: مجتہد کے لئے مقاصد شریعت کی سمجھ بوجھ شرط لازم ہے اور لکھا ہے کہ قیاس صحیح اور غیر صحیح میں فرق مقاصد شریعت کی بنیاد پر ہی کر سکتا ہے اور یہ ملکہ اسے تب حاصل ہو گا جب وہ شریعت کے اِسرار اور اس کے مقاصد سے آگاہ ہو[66]۔

8۔ **شاطبیؒ[67]**: شاطبیؒ نے مجتہد کی دو شرائط ذکر کی ہیں:

I۔ مقاصد شریعت کی کامل فہم ہونا۔

II۔ مقاصد شریعت سے اپنے فہم کے مطابق استنباط کی صلاحیت ہونا[68]۔

موصوف مزید لکھتے ہیں کہ جب انسان تمام مسائل شریعت میں شارع کے قصد کو سمجھنے کے قابل ہو جائے تو وہ احکام الٰہی کی تعلیم اور افتاء میں حضور ﷺ کے خلیفہ کا نائب بن جاتا ہے[69]۔ اگر ایک مجتہد عالم شریعت کو سمجھنے کے باوجود ان سے غفلت

برتے تو وہ اپنے اجتہاد میں غلطی کا ارتکاب کرے گا[70]۔

مبحث ثالث: شریعت کے عمومی مقاصد کی تعریفات مختلف ائمہ کرام کی نظر میں:

علماء اسلام نے احکام شریعت کے مقاصد کی مختلف تعریفات ذکر کی ہیں، متقدمین علماء نے اس حوالے سے کوئی جامع تعریف ذکر نہیں کی ہے جبکہ متاخرین علماء نے اس پر دقیق تحقیق کرکے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے،اس لئے اس مبحث کو دو حصوں میں تقسیم کیاگیاہے تاکہ متقدمین کے ہاں ذکر کردہ تعریفات کا اجمالاًاور متاخرین کے ذکر کردہ تعریفات کا تفصیلاًتذکرہ کیا جاسکے۔

مطلب اول: متقدمین علماء کرام کی بیان کردہ مقاصد شریعت کی تعریفات:

متقدمین علماء میں سے جنہوں نے بھی مقاصد شریعت پر کام کیاانہوں نے مقاصد شریعت پر کوئی باقاعدہ تعریف بیان نہیں کی کیونکہ ان کے ہاں مقاصد شریعت کے معانی و مفاہیم واضح تھے لیکن غور و فکر کرنے سے ان کی عبارات میں مقاصد شریعت کی تعریف کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہو سکتی ہیں مثلاً:امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ مصلحت اصل میں جلب منفعت اور دفع ضرر کا نام ہے اور یہی مخلوق کے لئے شرعی مقاصد ہیں۔ان مقاصد کے حصول میں مخلوق کا فائدہ ہے۔۔۔ مخلوق کے لئے شرعی مقاصد پانچ ہیں اور وہ دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت ہے[71]۔

یہاں امام غزالیؒ نے مقاصد شریعت کی باقاعدہ تعریف نہیں کی بلکہ انہوں نے یہاں مقاصد کی تعداد، ان کی رعایت اور ان کی محافظت کے بارے وضاحت کی۔

سیف الدین الآمدیؒ فرماتے ہیں کہ احکام شریعت کا مقصد جلب منفعت یا دفع ضرر یا دونوں کا مجموعہ ہے[72]۔

عزالدین عبدالعزیز بن عبدالسلامؒ فرماتے ہیں کہ جلب منفعت اور درء مفاسد میں مقاصد شریعت کے تتبع سے یہ بات ضرور حاصل ہوتی ہے کہ ان مصالح کا حصول اور ان مفاسد سے بچاؤ ضروری ہے اگرچہ اس بارے میں کوئی اجماع، نص اور کوئی خاص قیاس موجود نہ ہو[73]۔

علامہ شاطبیؒ فرماتے ہیں کہ احکام شریعت کا مقصد مخلوق کے مفاد کی حفاظت ہے یہ مقاصد تین ہیں:

اول: **ضروریہ** دوم: **حاجیہ** سوم: **تحسینیہ**[74]۔

ان مقاصد کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کی تفصیلی وضاحت مبحث خامس میں مستقلاً کی جائے گی ان شاء اللہ۔

مطلب ثانی: متاخرین علماء کرام کی بیان کردہ مقاصد شریعت کی تعریفات:

1۔ **شاہ ولی اللہؒ**[75]: دین کے اسرار، احکام کی مصالح اور ان کے حقائق، مخصوص اعمال کی حکمتوں اور ان کے نکات کے علم کا نام مقاصد شریعت ہے[76]۔

2۔ **ابن عاشورؒ**[77]: شیخ طاہر ابن عاشورؒ کے نزدیک شریعت کے عمومی مقاصد سے مراد وہ حکمتیں ہیں جو تمام یا اکثر احکام شریعت میں نظر آتی ہیں اور وہ احکام شریعت کے کسی خاص نوع کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتیں[78]۔جبکہ شریعت کے خصوصی مقاصد شارع کے نزدیک وہ مطلوب طریقے ہیں جو لوگوں کے لئے مصالح نافعہ کو یقینی بنائیں تاکہ ان کے حصول کی کوشش کارآمد ثابت ہوسکے[79]۔

ڈاکٹر محمد سعدالیوبی[80] نے اس تعریف پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایاہے کہ ابن عاشورؒ نے شریعت کے عمومی مقاصد کی جو تعریف کی ہے وہ صرف شریعت کے عمومی مقاصد کو بیان نہیں کرتی بلکہ یہ مقاصد عامہ اور خاصہ دونوں کو شامل ہے جبکہ شریعت کے خصوصی مقاصد

والی تعریف، شریعت کے عمومی مقاصد کے لئے زیادہ مناسب ہے اور ان کا یہ قول :"هي الكيفيات المقصودة للشارع لتحقيق مصالح الناس النافعة" مقاصد عامہ کی تعریف پر زیادہ صادق آتا ہے بالخصوص لفظ "الكيفيات" اس بات کا غماز ہے اسے مقاصد کی تعریف کی ترجمانی نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ اس کی جگہ "الحکم" یا "الاہداف" یا اس سے ملتا جلتا کوئی اور لفظ ذکر کر دیتے تو یہ مقاصد سے لغوی مناسبت کی بنا پر زیادہ بہتر تھا[81]۔

ابن عاشورؒ کی بیان کردہ تعریف کے بارے ڈاکٹر عبدالرحمان گیلانی کچھ یوں تبصرہ کرتے ہیں کہ انہوں نے مقاصد کی حقیقت کو بیان کیا ہے جبکہ تعریف عام طور پر جامع اور مانع ہوتی ہے اور الفاظ ایسے مخصوص ہوتے ہیں کہ جن سے معرف کی حقیقت واضح ہوتی ہے[82]۔

3۔ **علّال الفاسیؒ**: شارع کی طرف سے احکام شریعت میں رکھی جانے والی حکمت مقاصد شریعت کہلاتی ہے[83]۔

4۔ **ڈاکٹر یوسف عالم**: احکام شریعت میں پائی جانے والی مصلحتوں کو شریعت کے مقاصد کہتے ہیں اور شارع کے مقاصد تو وہ مصالح ہیں جو بندوں کو دنیا و آخرت میں حاصل ہوتی ہیں خواہ ان کا تعلق جلب منفعت سے ہو یا دفع ضرر سے یا دونوں سے[84]۔

5۔ **ڈاکٹر وہبہ زحیلی**: وہ غایات اور اہداف مقاصد شریعت ہیں جو شارع نے تمام احکام میں رکھے ہیں[85] گویا یہ تعریف ابن عاشورؒ اور علال الفاسی کی تعریفوں کا مجموعہ ہے۔

6۔ **ڈاکٹر احمد ریسونی**: مقاصد شریعت وہ غایات ہیں جو بندوں کی مصلحت کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے وضع کی گئی ہیں[86]۔

یوبی نے اس تعریف پر یوں تبصرہ کیا کہ یہ فاسی کی تعریف سے ملتی جلتی ہے لیکن ریسونی نے صرف مقاصد خاصہ پر دلالت کرنے والے آخری حصے کو حذف کر دیا ہے گویا اس نے مصالح عباد کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے عمومی مفہوم پر اکتفاء کیا ہے[87]۔

7۔ **ڈاکٹر نورالدین بن مختار خادمی**: مقاصد وہ معانی ہیں جو احکام شریعت میں پائے جاتے ہیں یہ معانی جزئی حکمتیں ہوں یا کلی مصالح، ان سب کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور دارین میں انسانی مصلحت ہے[88]۔

خادمی نے سابق علماء کے ان قیود کا استدراک کیا ہے جو انہوں نے ذکر نہیں کی تھیں۔

8۔ **ڈاکٹر یوسف قرضاویؒ**: مقاصد شریعت وہ ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے کتاب نازل کی۔ رسول مبعوث کئے اور احکام کو تفصیلاً بیان کیا ہے لہٰذا شریعت انسان کی مادی، معنوی، انفرادی اور اجتماعی مصالح کا خیال رکھتی ہے[89]۔

9۔ **ڈاکٹر محمد سعد الیوبیؒ**: مقاصد شریعت سے وہ معانی اور حکمتیں ہیں جن کا شارع نے احکام شریعہ میں عموماً اور خصوصاً خیال رکھا ہے تاکہ بندوں کی مصالح کا حصول یقینی بنایا جاسکے[90]۔

مذکورہ بالا اصولیین نے مقاصد شریعت کی جو تعریفات بیان فرمائی ہیں ان سے مندرجہ ذیل امور ظاہر ہوتے ہیں:

ا۔ متقدمین اصولیین نے مقاصد شریعت کا ذکر کرنے کے باوجود مقاصد شریعت کی تعریف نہیں کی حتیٰ کہ امام شاطبیؒ جنہیں ریسونی نے "شیخ المقاصد" کا لقب دیا ہے، نے بھی، اس کی وجہ ریسونی نے یہ بتائی کہ مقاصد شریعت خود واضح

ہیں انہیں ان کی تعریف ذکر کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی اور انہوں نے اپنی کتاب "الموافقات فی اصول الشریعۃ" اس علم کے ماہرین کے لئے لکھی تھی[91]۔

الیوبی نے شاطبیؒ کے مقاصد شریعت کی تعریف بیان نہ کرنے کے بارے لکھا ہے: انہوں نے حدود میں ایک خاص منہج کی بنیاد رکھی اور وہ اس کی تفصیل میں نہیں پڑنا چاہتے تھے بلکہ ان کا خیال تھا کہ مخاطب خود ہی تعریف سمجھ جائے گا[92]۔

II۔ متقدمین نے مقاصد شریعت کی تعریف پر توجہ دینے کی بجائے اپنے فقہی اجتہادات میں زیادہ تر ان مقاصد کے استحضار پر توجہ دی ہے۔

III۔ سابقہ تمام تعریفات مقاصد شریعت پر دلالت کرنے کے اعتبار سے ایک دوسرے کی متقارب ہیں اور یہ تمام احکام شریعت سے شارع کے مقاصد کو بیان کرتی ہیں اس مفہوم کی ادائیگی کے لئے اصولیین نے مختلف الفاظ مثلاً معانی، حکم، اہداف اور غایات استعمال کئے ہیں جبکہ سب کا مدلول ایک ہی ہے اور شریعت اسلامیہ کا مقصد مکلفین کے لئے مصالح کے حصول کو یقینی بنانا ہے اور یہ مصالح جلب منفعت یا دفع ضرر یا دونوں کے مجموعہ سے حاصل ہوتی ہیں۔

مقاصد شریعت کی ایک جامع تعریف ان الفاظ میں ہو سکتی ہے۔ مقاصد شریعت سے مراد وہ تمام حکمتیں ہیں جو تمام احکام شریعت میں شارع کو اپنے بندوں کے لئے مقصود ہیں۔

مبحث خامس: احکام شریعت کے مقاصد ثلاثہ:

اول: مصالح ضروریہ: علماء شریعت نے مصالح ضروریہ کی تعریف میں لکھا ہے: ضروریہ وہ مقاصد ہیں جو دین و دنیا کے مصالح کے قیام کے لئے ناگزیر ہوں۔ جن کی یہ حیثیت ہے کہ ان کے مفقود ہونے کی صورت میں دنیا کے مصالح استوار نہیں رہ سکتے۔ بلکہ فساد و بدامنی اور انسانی زندگی کا ضیاع ہوگا[93] اور نتیجتاً آخرت کی نجات اور اخروی نعمتوں سے محرومی کی صورت میں واضح نقصان لازم آئے گا۔

مقصد اول یہ ہے کہ لوگوں کی ضروریات کا تحفظ کرنا ہے اور ضروریات زندگی وہ امور ہوتے ہیں جن پر انسانی زندگی کا دارومدار ہو اور جن کے بغیر صحیح معنی میں انسانی زندگی استوار نہ ہو سکے۔ بلکہ بدنظمی، انتشار اور فساد پھیل جائے۔

ضروریات زندگی یہ پانچ امور ہیں:

1۔ حفاظت دین ومذہب
2۔ حفاظت نفس و جان
3۔ حفاظت عقل و شعور
4۔ حفاظت نسل وآبرو
5۔ حفاظت مال[94]۔

حفاظت دین ومذہب

مصالح ضروریہ میں سرفہرست دین کے حصول اوراس کی حفاظت کے بارےمیں شارع کےواضح احکام دیئے گئے ہیں۔ کیوں کہ دین انسانی فطرت کا بنیادی تقاضاہے، نظام زندگی کی حقیقی اساس ہےاور عظمت وشرف انسانی کاواحد معیار ہے۔ اس کو حاصل کرنےاوراس کی حفاظت انسان کی اولین روحانی ضرورت ہے۔ اسلامی قانون میں دین کی حفاظت

سے متعلق مصالح ضروریہ اوران پر مشتمل احکام شرعیہ کی اہمیت مسلمہ حقیقت ہے۔

یعنی حفاظت دین کی تین جہتیں ہیں۔ اسلام، ایمان اور احسان اور اس کی تکمیل تین امور سے ہوتی ہے۔ ترغیب وترہیب کے ذریعہ دین کی طرف دعوت دینا دین کے دشمن کے خلاف جہاد کرنا اور اصول دین پر طاری ہونے والے نقصان کی تلافی۔

حفاظت دین کے دو بنیادی پہلو ہیں ایک ایجابی اور دوسرا دفاعی۔ ایجابی پہلو یہ ہے کہ اس کے مبادیات، مثلاً عقائد و ایمانیات، عبادات اور بنیادی اخلاق پر ایمان لایا جائے اور اس پر شرح صدر کے ساتھ یقین کیا جائے اور ان پر حتی المقدور عمل کیا جائے۔

دفاعی اعتبار سے دین کی حفاظت و تقویت کے لئے جہاد کا حکم دیا گیا ہے کیوں کہ اسلام خدا کا آخری پیغام ہدایت ہے انسانیت کی دنیوی سعادت و ہدایت اور اخروی فلاح و نجات کا واحد کفیل و ضامن ہے اور اس لئے تمام ادیان و مذاہب پر اس کے غلبہ وسیادت کے لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے: وہی ہے اللہ تعالیٰ جس نے اپنے رسول کو ہدایت و دین حق دے کر بھیجا تاکہ اسے تمام ادیاد پر غالب کرے[95]۔

دین کی حفاظت و سربلندی اور فتنہ وفساد کے خاتمہ کے لئے جہاد کو مشروع قرار دیا گیا ہے۔

اسی طرح حفاظت دین کے دفاعی پہلو میں یہ بھی ہے کہ جو شخص دین اسلام سے منہ موڑے اسے قتل کر دیا جائے کیوں کہ اسلام کی رو سے ارتداد نہ صرف دین بلکہ پورے معاشرہ اور نظام معاشرہ کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے۔ للذا اس لئے قتل کی سخت سزا تجویز کی گئی ہے مصلحت عامہ کا لازمی تقاضا ہے ایک فرد کی جان سے پورے معاشرہ کی مجموعی دینی کیفیت کو حقیقی خطرہ لاحق ہے کہ اگر مرتد کو زندہ رہنے دیا جائے تو وہ بلاواسطہ یا بالواسطہ بہت سے لوگوں کا ایمان سلب کرنا کا ذریعہ بنے گا اور یہ نقصان تنہا اس کی جان ضائع ہونے سے کہیں بڑھ کر ہے۔ للذا معاشرہ کی عمومی دینی مصلحت کو فرد کی خصوصی مصلحت نفس پر ترجیح دیتے ہوئے اسے قتل کی سزا دی جائے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس میں ذرا سی بے ادبی اور گستاخی ایمان کی نفی اور کفر اعتدال سے بڑھ کر ہے، اس لئے توہین رسالت کے مرتکبین کو بھی قتل کی سزا دی گئی ہے۔ اسی طرح تمام انبیاء کرام اور اس کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کی عزت و ناموس بھی شریعت اسلامیہ کا تحفظ ہے۔

حفاظت دین کا دفاعی پہلو یہ بھی ہے کہ اس کو بدعات سے محفوظ رکھا جائے، چنانچہ جو شخص اسلام میں من پسند اختراعات اور بدعات شامل کرے شریعت اسلامیہ نے اس کے لئے تعزیری سزا مقرر کی ہے تاکہ وہ کسی طرح دین اسلام کو نقصان نہ پہنچا سکے[96]۔

تحفظ نفس و نسل سے متعلق مصالح ضروریہ:

معاشرتی سطح پر احکام شرعیہ کی وضاحت درج ذیل آیت مبارکہ میں واضح فرمادی گئی ہے:

﴿هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا﴾ [97]۔اللہ تعالیٰ نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور اسے بسانے کا ذمہ دار ٹھہرایا۔

اسلام نے نفس انسانی کو تمام مخلوقات سے زیادہ شرف وعظمت بخشتے ہوئے اس کی حفاظت کو جملہ مقاصد و تکلیفات شرعیہ میں بنیادی حیثیت دی۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری دنیا کا تباہ وبرباد ہو جانا ایک مسلمان کی جان ناحق ضائع ہونے سے فروتر ہے[98]۔

عائلی زندگی سے متعلق شریعت اسلامیہ کے تمام احکام دراصل حفاظت نفس و نسل کے لئے ہیں جیسے طعام و شراب اور لباس و سکونت سے متعلق ضروری امور کے اہتمام کی تاکید و تلقین۔اور یہی وجہ ہے کہ ان عادی امور سے گریز اگر انسانی جان یا نسل کے لئے ضرر رساں ہو تو شرعاً حرام ہے۔

اسی طرح دفاعی حفاظت نفس و نسل کے سلسلے میں جہاں اس کے ایجابی پہلو واضح کئے گئے ہیں۔اسی کے ساتھ اس کے دفاعی پہلو کی بھی نشان دہی کی گئی ہے کہ قتل کے بدلے قصاص و دیت کے احکام ہیں۔اور نسل انسانی کی حفاظت کے پہلو سے زنا، بدکاری اور لواطت جیسی برائیوں پر سخت سزا مقرر کی گئی ہے تاکہ انسانی معاشرے میں انسانی قدروں کی حفاظت ہوسکے اور معاشرتی سطح پر انسان عزت وآبرو اور تحفظ نسل و نفس کی ضمانت مل سکے[99]۔

تحفظ عقل ومال سے متعلق مصالح ضروریہ:

عقل اگر انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی بنیاد اور اس کا سرمایہ افتخار ہے تو مال انسانی زندگی کے قیام وانتظام کا بنیادی ذریعہ اور اس اعتبار سے ان دونوں منافع حیات کی حفاظت و رعایت ناگزیر فطری اور تمدنی تقاضا ہے۔یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے دین، نفس اور نسل کے ساتھ ساتھ عقل اور مال کی حفاظت کو بھی ضروری ٹھہرایا ہے اور اس سلسلے میں عبادات، معاملات اور عقوبات کے دائروں میں سلبی اور ایجابی ہر دو قسم کے احکام مقرر فرمائے ہیں۔

چنانچہ شریعت اسلامیہ میں ایک طرف علم کو غیر معمولی بلکہ فوق الکل اہمیت دیتے ہوئے حصول علم اور فروغ تعلیم کو ہر مسلمان مرد اور عورت کا بنیادی دینی فریضہ قرار دیا گیا اور دوسری جانب خیال و تصور کی پاکیزگی، حکمت و بصیرت کی گہرائی اور فکر و دانش کی صالحیت پر زور دیا ہے کیونکہ انسان کی زندگی اس کے افکار و خیالات ہی کا پرتو ہے اور صالح فکر ہی صالح عمل کی بنیاد بنتا ہے۔یوں اسلام میں حصول علم، تعمیر ذہن اور تنظیم فکر سے متعلق جتنے بھی شرعی احکام دیئے گئے ہیں وہ سب کے سب درحقیقت انسان کی عقلی استعداد کو ابھارنے، نشو ونما دینے اور برقرار رکھنے کے مثبت ذرائع ہیں۔شریعت اسلامیہ میں انسانی عقل و ذہن کی حفاظت کے لئے جو بنیادی سلبی اقدام کیا گیا ہے وہ ایسی تمام نشہ آور اشیاء کو استعمال کرنے کی حرمت وممانعت پر مشتمل ہے جو انسانی عقل و شعور کی کلی یا جزوی اور دائمی یا عارضی طور پر معطل کرنے کا سبب بنتی ہیں چنانچہ شراب اور دیگر مسکرات کا استعمال شرعاً جرم ٹھہرایا گیا اور اس کے لئے حد اور تعزیر کی سزائیں تجویز کی گئی ہیں[100]۔

دوم۔ مصلحت حاجیہ:

اس سے مراد وہ امور ہیں جو مصالح ضروریہ کی حفاظت میں سہولت وآسانی پیدا کرنے اور تنگی دور کرنے سے متعلق ہیں۔امام شاطبیؒ لکھتے ہیں:

> حاجیات سے مراد وہ امور ہیں جن کی احتیاج زندگی میں وسعت وآسانی پیدا کرنے اور مطلوب کے حاصل نہ ہونے سے لاحق ہونے والی تنگی دور کرنے کی بناپر ہے۔پس اگر مصالح حاجیہ کی رعایت نہ کی جائے تو لوگوں کو فی الجملہ حرج و مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔لیکن اس کا نقصان عام ضروری مصالح کے اتلاف پر مرتب ہونے والے فساد سے بہرحال کم تر ہے[101]۔

اس سے واضح ہے کہ مصالح حاجیہ کا دور مصالح ضروریہ کے بعد آتا ہے کیوں کہ یہ وہ چیزیں ہیں جن کا انسان تنگی و مشقت دور کرنے اور آسانی و وسعت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے لئے محتاج ہے۔ان کے فقدان سے نظام حیات میں بنیادی

طور کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔ لیکن لوگ تنگی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

مصالح حاجیہ کا نظام کلیات خمسہ دین، نفس، نسل، عقل اور مال کی حفاظت کے سلسلے میں زندگی کے ان تمام دائروں کے لئے مصالح ضروریہ کے احکام شرعیہ پر مشتمل ہے، جن دائروں کے لئے مصالح ضروریہ کے احکام پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ عبادات، عادات، معاملات اور عقوبات کے شرعی ابواب میں مصالح حاجیہ سے متعلق حسب ذیل عام احکام ملتے ہیں:

- عبادات میں جب مرض یا سفر کی وجہ سے عزیمتوں پر عمل کرنا دشوار ہو جاتا ہے تو بندوں کو مشقت سے نکالنے کے لئے شریعت کے استثنائی احکام بطور حاجیات سامنے آجاتے ہیں۔ جیسے مریض و مسافر کو روزہ ترک کرنے کی اجازت، مسافر کے لئے قصر صلوٰۃ اور مریض کے لئے بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنے کی اجازت، پانی نہ ملنے پر تیمّم کا حکم اور سمندر یا فضا میں نماز پڑھتے ہوئے سمت قبلہ تبدیل ہو جانے کی اجازت وغیرہ۔
- عادات میں بری و بحری شکار کی اجازت، حلال و طیب چیزوں کے استعمال لذیذ طعام، خوش پوشی، عالیشان مکان اور بہترین سواری رکھنے کی اجازت وغیرہ۔ یسے تمام احکام مصالح حاجیہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ معاملات اور تصرفات کی وہ تمام صورتیں جو قیاس اور قواعد کی رو سے ناجائز قرار پاتی ہیں لیکن شریعت اسلامیہ کے استثنائی احکام میں بطور روا رکھی گئی ہے، جیسے بیع، شراکت، مضاربت اور اجارہ وغیرہ کی مختلف انواع مثلاً بیع الوفاء، استصناع، مزارعت، مساقات اور کرایہ داری وغیرہ۔ اسی طرح میاں بیوی میں تفریق ناگزیر ہو جانے کی صورت میں طلاق اور خلع کے احکام رکھے گئے ہیں۔
- شریعت کے نظام جرم و سزا میں مشقتوں سے بچانے اور مسالح حاجیہ کی رعایت کرنے والے چند احکام یہ ہیں؛ قتل خطا کی صورت میں عاقلہ پر دیت عائد کی گئی۔ قاتل معلوم نہ ہونے کی صورت میں قسامت کا اصول اپنایا گیا۔ ولی مقتول کو قصاص معاف کرنے کا حق دیا گیا۔ شبہات کی بنا پر حدود کو ساقط کیا گیا۔ اور صنّاع یعنی کاریگروں کو گاہکوں کی چیزیں تلف کرنے پر ضامن قرار دیا گیا[102]۔

سوم۔ **مصلحت تحسینیہ:**

مقاصد تحسینیہ وہ مقاصد ہیں جو محاسن عادات کے لائق ہیں اور جن کے ذریعے ان گندی حالتوں سے بچا جاتا ہے جن سے عقل سلیم انکار کرتی ہے۔ عبادات میں مقاصد تحسینیہ کی مچالیں مندرجہ ذیل ہیں:

عبادات میں بدن، لباس اور جائے نماز کی طہارت و پاکیزگی، شرم گاہ کو چھپانے، نجاستوں سے احتراز کرنے، نماز کے لئے عمدہ لباس اور زیب و زینت سے آراستہ ہونے کا حکم دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے نفلی نمازوں، صدقات اور روزوں کی تلقین کی گئی اور ہر عبادت کے ظاہری و باطنی آداب مقرر کئے گئے۔ عادات میں مقاصد تحسینیہ کی مثالیں درج ذیل ہیں:

- عادات میں خورد و نوش کے آداب، نجس اور مکروہ چیزوں سے اجتناب کی ہدایت، بخل اور اسراف کی ممانعت اور مروت و عدالت کے منافی اعمال سے گریز کے احکام دیے گئے ہیں۔
- معاملات میں نجس اور مضر اشیاء کی خرید و فروخت، لاوٹ و دھوکہ دہی، دوسرے شخص کے معاملہ پر معاملہ کرنے، بلا ضرورت اشیائے صرف کی جبری قیمتیں لگانے کی ممانعت اور ضرورت سے زائد چیزیں دوسرے حاجت مندوں کو دینے کی ترغیب سے متعلق احکام صالح حاجیہ پر مبنی ہیں۔

- عقوبات کے سلسلے میں مصالح حاجیہ کے طور پر دیئے گئے چند احکام یہ ہیں: قصاص یا حد میں قتل کئے جانے والے مجرم کی ہیئت بگاڑنے اور جنگی مقتولین کا مثلہ کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ جنگ میں عام حالات کے اندر درخت کاٹنے، آگ لگانے، بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور راہبوں کو قتل کرنے سے روکا گیا۔ اسی طرح فریب، دھوکہ دہی اور وعدہ خلافی سے منع کیا گیا[103]۔

خلاصہ / نتائج البحث:

اس تحقیق کے اختتام پر مندرجہ ذیل نتائج تک رسائی حاصل ہوئی۔

1۔ حقیقی اور مطلوب ایمان تو یہ ہے کہ احکام شریعت میں پائی جانے والی مصالح کا علم نہ بھی ہو تو انہیں "من وعن" درست تسلیم کرکے ان پر عمل کیا جائے لیکن ان احکام کی مصالح اور حکم تلاش کرنا ممنوع نہیں ہے۔

2۔ اگر احکام شریعت کی مصالح کا علم ہو جائے تو اس سے ایمان کی مضبوطی، مقصد تخلیق سے آگاہی، شارع کے مقاصد سے واقفیت اور تبلیغ دین کے سلسلے میں مدد ملتی ہے۔

3۔ مقاصد شریعت کا علم ایک مجتہد فقیہ کے لئے اس طرح ضروری ہے جس طرح ایک فوجی کے لئے اسلحہ ضروری ہے۔

4۔ امام شافعیؒ، امام جوینیؒ، امام غزالیؒ، عزالدینؒ، سبکیؒ، ابن تیمیہؒ، ابن قیمؒ اور شاطبیؒ وغیرہ ائمہ کرام نے مجتہدین کے لئے مقاصد شریعت کا علم ضروری قرار دیا ہے۔

5۔ مقاصد شریعت کے ذریعے نصوص کی تفسیر، ادلہ متعارضہ کے درمیان ترجیح اور تطبیق، غیر منصوص واقعات سے متعلقہ احکام کی پہچان، احکام شریعت میں اعتدال وتوازن قائم کرنے اور انہیں زمان و مکان کے مطابق سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

6۔ علماء شریعت نے مقاصد شریعت کی ذیلی تقسیم فرمائی ہے اور مصالح ضروریہ، مصالح حاجیہ اور مصالح تحسینیہ کے عنوان سے اس کی متعدد قسمیں بیان فرمائی ہیں۔

سفارشات:

1۔ مقاصد شریعت سے متعلق متقدمین علماء جیسے امام شاطبیؒ اور امام شاہ ولی اللہؒ نے جو کام کیا ہے اس کی تعبیر تھوڑی سی مشکل ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مختلف پہلوؤں سے اس کی تسہیل کی جائے۔

2۔ مقاصد شریعت کی آڑ میں بعض لوگ قرآن و سنت کی منصوص احکامات کو بھی پس پشت ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس عنوان سے اصول فقہ واجتہاد کی ضروریات کا مطالعہ بھی انتہائی اہم ہے، اس لئے مقاصد شریعت کے مطالعہ کے وقت اس کی حدود کی پہچان بھی اہم ذمہ داری ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

[1] ۔ ابن فارس، احمد بن فارس بن زکریا، ابوالحسین، رازی، معجم مقائیس اللغۃ، مکتب الاعلام الاسلامی، ۱۴۰۴ھ، ج: ۵، ص: ۹۵
Ibn fāris, Aḥmad bin Fāris bin Zkriyyā, Abū al-Ḥusain, Rāzī, Mu'jam Maqā,es al-Lughat, (Maktab Al-A'lām al-Islāmī:1404ah), Vol:05,P:95

[2] ۔ زبیدی، محمد مرتضیٰ، تاج العروس، جواہر القاموس، مطبعۃ حکومت کویت، ۱۹۸۴ء، ج: ۹، ص: ۳۵
Zubaydī, Muḥammad Murtaḍā, Tāj al-'rūs, Jawāhir Al-Qāmūs, (Maktabah Ḥukūmat, Kwait:1984ac), Vol:09,P:35

[3] ۔ یہ محمد بن جریر بن یزید طبری ابو جعفر، (۳۱۰ھ) ہیں، جو ایک عظیم مفسر اور مؤرخ ہو گزرے ہیں، ان کی متعدد تصانیف میں سے جامع البیان اور تاریخ الامم والملوک زیادہ مشہور ہیں۔ (الأعلام، للزرکلی، خیر الدین، الاعلام دارالعلم للملائین، بیروت، لبنان، ۱۹۸۹ء، ج: ۶، ص: ۶۹)
Al-A'lām, Khyr al-dīn Lil-Zarkalī, Al-A'lām , (Dār al-'lam lil-Malā,īn, Berūit:1989),Vol:06,P:69

[4] ۔ طبری، محمد بن جریر، ابو جعفر، تفسیر طبری، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، مصطفیٰ لبابی، مصر، ۱۳۸۸ھ-۱۹۶۸ء، ج: ۷، ص: ۷۸/ درویش محی الدین، اعراب القرآن الکریم و بیانہ، الیمامۃ، دار ابن کثیر، بیروت، ۱۴۰۸ھ-۱۹۸۸ء، ج: ۵، ص: ۲۸۰
Al-Ṭibrī, Muḥammad bin Jarīr bin īazīd,Abū Ja'far, Tafsīr Ṭibrī, Jām' al-Bayān 'an Tāwīl Aāyat Al-Qurān,(Muṣṭfā Lbābī, Egypt: 1388ah), Vol:07,P:78 / Darwysh Muḥayy al-dīn, A'rāb al-Qurān al-Karīm wa Bayānah, (Al-Ymāmat Dār Ibn Kathīr, Berūit, 1408ah), Vol:05,P:280

[5] ۔ سورۃ النحل: ۹/۱۶
Sūrat Al-Naḥl, 16:09

[6] ۔ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن عمر بن کثیر (۷۵۹ھ-۸۰۳ھ) ہیں، آپ کی بصرہ میں سکونت تھی اور مسلکا شافعی ہیں (أبو الفلاح، عبدالحی بن أحمد، شذرات الذہب، ج: ۷، ص: ۳۵)
'bd al-ḥay bin Aḥmad Al-'krī, Abū al-Falāḥ (d:1089ah), Shadhrāt al-dhahab fī Akhbār Man dhahab, Vol:07,P:35

[7] ۔ یہ مجاہد بن جبر مکی (۲۱ھ-۱۰۴ھ) ہیں، جو ایک عظیم مفسر اور مشہور تابعی ہو گزرے ہیں۔ عبداللہ بن عباسؓ کے تلامذہ میں ہیں (الاعلام، ج: ۵، ص: ۲۷۸)
Al-A'lām, Vol:05,P:378

[8] ۔ یہ عبداللہ بن عباسؓ مشہور صحابی جنھیں حبر الامۃ کہاجاتاہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ آپ کو "نعم ترجمان القرآن" کہتے تھے (الاعلام، ج: ۴، ص: ۹۵)
Al-A'lām, Vol:04,P:95

[9] ۔ ابن کثیر، اسماعیل بن کثیر، ابوالفداء، عماد الدین، تفسیر القرآن العظیم، دار القرآن الکریم، بیروت، ۱۹۸۱ء، ج: ۲، ص: ۳۲۴
Ibn-e-Kathīr, Ismā'īl bin 'mar Al-Dimashqī, Tafsīe ibn-e-kathīr, (Dār al-Quān al-Karīm, Berūit:1981ac),Vol:02,PP:324

[10] ۔ ابن فارس، احمد بن فارس بن زکریا، ابوالحسین، رازی، کتاب معجم اللغۃ، دار الفکر، بیروت، ص: ۵۹۸
Ibn fāris, Aḥmad bin Fāris bin Zkriyyā, Abū al-Ḥusain, Rāzī, Mu'jam Maqā,es al-Lughat, P:598

[11] ۔ یہ مسلم بن حجاج نیشاپوری، قشیری، (۲۰۴ھ-۲۶۱) ہیں، جو ائمہ حدیث میں سے ہیں صحیح مسلم آپ کی مشہور کتاب ہے (الأعلام، ج: ۷، ص: ۲۲۱)

Al-A'lām, Vol:07,P:221

[12] مسلم بن حجاج نیشاپوری، صحیح مسلم مع شرح صحیح مسلم،فرید بک سٹال،لاہور،۱۹۹۹ء،کتاب الایمان، باب تحریم قتل الکافر بعد قولہ لاالٰہ الااللہ، حدیث نمبر ۱۸۷،ج:۱،ص:۵۵۱

Muslim bin Ḥajjāj Nīshāpūrī, #Ṣaḥīḥ Muslim Ma' Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim, (Farīd book Stall, Lāhore, 1999ac), Kitāb Al-Iīmān, Chapter: Taḥrīm Qatal al-Kāfir Ba'd Qawlah Lā Ilāha Ellallāh, Ḥadīth # 187, Vol:01,P:551

[13] یہ شعر مشہور شاعر الجام تغلبی کا ہے، کہا گیا ہے کہ عبدالرحمان بن حکم کا ہے۔ابن منظور محمد بن مکرم،جمال الدین،ابوالفضل،لسان العرب،دار صادر، بیروت،ج: ۳،ص: ۳۵۳

Ibn-e-Manẓūr,Muḥammad bin Mukarram, Jmāl al-dīn, Lisān al-'rab,(Dār Ṣādar, Berūit), Vol:03,PP:353

[14] فراہیدی، خلیل بن احمد، نحوی،کتاب العین،دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء،ج:۳،ص: ۳۹۳

Farāhīdī, Khalīl bin Aḥmad, Naḥwī, Kitāb al-'yn, (Dār al-Kutub al-'lmiyyat, Berūit: 1424ah), Vol:03,P:393

[15] سورۃ لقمان:۳۱/۱۹

Sūrah Luqmān, 13:19

[16] تاج العروس،ج:۹،ص:۳۸

Tāj al-'rūs, 09:38

[17] راغب اصفہانی، حسین بن مفضل،ابوالقاسم،المفردات فی غریب القرآن، قدیمی کتب خانہ کراچی، ص:۴۰۵

Rāghab Aṣfhānī, Ḥusain bin Mufaḍal, Abū al-Qāsim, Al-Mufradāt fī Ghrīb al-Qurān, (Qadīmī Kutub Khānah Karāchī), P:405

[18] کتاب مجمل اللغۃ،ص:۵۹۸

Kitāb Mujmal al-Lughat, P:598

[19] تاج العروس،ج:۹،ص:۴۳

Tāj al-'urūs, Vol:09,P:43

[20] سورہ التوبۃ:ج:۹،ص:۴۲

Sūrah Al-Tawbat, Vol:09,P:42

[21] المفردات،ص:۴۰۵

Al-Mufradāt, P:405

[22] مقری، احمد بن محمد بن علی، فیومی،کتاب المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر،المطبعۃ الامیریۃ، قاہرہ،۱۹۲۶ء،ج:۲،ص: ۶۹۲

Muqrī, Aḥmad bin Muḥammad bin 'lī,Fyūmī, Kitāb al-Miṣbāḥ al-Munīr fī Ghrīb al-Sharḥ al-Kabīr, (Al-Maṭba'at al-Amīriyyat, Cario:1926ac), Vol:02,P:692

[23] إسنوی، عبدالرحیم بن حسن، بن علی، جمال الدین، نھایۃ السوال فی شرح منھاج الاصول، مطبوع شرحہ، "سلم الوصول"، عالم الکتب، بیروت، ج:۲،ص:۱۴۸

Isnawī, 'abd Al-Raḥīm bin Ḥasan bin 'lī, Nihāyat Al-Swāl fī Sharḥ Minhāj al-Uṣūl, (Maṭbū' Sharḥu Sullam al-Waṣūl, ('ālam al-Kutub, Berūit), Vol:02,P:148

[24] یہ محمد بن محمد (۴۵۰ھ-۵۰۵ھ) ہیں،جو امام غزالی کے نام سے مشہور ہیں آپ ایک فلسفی، صوفی، اصولی تھے۔آپ کو حجۃ الاسلام کہا جاتا ہے۔ متعدد تصانیف میں احیاء علوم الدین، تہافۃ الفلاسفہ، المستصفیٰ، الوجیز المتحول اور شفاء العلیل زیادہ مشہور ہیں (الاعلام، ج:۷،ص:۲۲)

Al-A'lām, Vol:07,P:22

[25] ۔ غزالی، محمد بن محمد بن محمد، ابو حامد، حجۃ الاسلام، المستصفیٰ فی علم الاصول، دار الفکر، بیروت، لبنان، ج:۱، ص:۲۸۶-۲۸۷

Ghzālī, Muḥammad bin Muḥammad bin Muḥammad, Abū Ḥāmid, Al-Muṣtafā fī 'lm al-Uṣūl,(Dār al-Fikar, Berūit),Vol:01,P:286-287

[26] ۔ آمدی، علی بن ابی علی محمد بن سالم، سیف الدین، الإحکام فی اِصول الأحکام، دار الحدیث، خلف الازہر، قاہرہ، ج:۳، ص:۳۸۹

Aāmdī, 'lī bin Abī 'ly Muḥammad bin Sālim, Syf al-dīn, Al-Aḥkām fī Uṣūl al-Aḥkām, (Dār al-Ḥadīth, Khalf al-Azhar, Cario), Vol:03,P:389

[27] ۔ سورۃ الذاریات:۵۶/۵۱

Sūrah Al-Zāriyāt, 51:56

[28] ۔ کتاب العین، ج:۲، ص:۳۲۳

Kitāb al-'īn, Vol:02,P:323

[29] ۔ تاج العروس، ج:۲۱، ص:۲۵۹-۲۶۰

Tāj al-'urūs, Vol:21,P:259-260

[30] ۔ لسان العرب، ج:۸، ص:۱۷۶

Lisān al-'arab, Vol:08,P:176

[31] ۔ سورۃ الجاثیۃ:۱۸/۴۵

Sūrah al-Jāthiyyat, 45:18

[32] ۔ سورۃ المائدۃ:۴۸/۵

Sūrah al-Mā,dah, 05:48

[33] ۔ المفردات، ص:۲۶۱

Al-Mufradāt, P:261

[34] ۔ یہ احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن تیمیہ (۶۶۱ھ-۷۲۸ھ) ہیں جو امام، فقیہ، محدث، حافظ، شیخ الاسلام کے القاب کے حامل ہیں۔ آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ مشہور کتب "منہاج السنۃ، السیاسیۃ الشرعیۃ، الصارم المسئول اور مجموع الفتاویٰ" وغیرہ ہیں (الاعلام، ج:۱، ص:۱۴۴)

Al-A'lām, Vol:01,P:144

[35] ۔ ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم، امام، شیخ الاسلام، مجموع الفتاویٰ، سعودی عرب، ج:۱۹، ص:۳۰۶

Ibn Tymiyyat, Aḥmad bin 'bd Al-Ḥalīm, Imām, Shykh Al-Islām, Majmūe Al-Fatāū, (Sa'ūdī 'rab),Vol:19,P:306

[36] ۔ یہ علی بن محمد بن علی حنفی شریف جرجانی (۷۴۰ھ-۸۱۶) ہیں، جو علوم عقلیہ کے امام تھے آپ کی متعدد کتب میں التعریفات زیادہ مشہور ہیں، الاعلام، ج:۵، ص:۷

Al-A'lām, Vol:05,P:07

[37] ۔ جرجانی، علی بن محمد بن علی، کتاب التعریفات، دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء، ص:۱۶۷

Jurjānī, 'lī bin Muḥammad bin 'lī, Kitāb al-Ta'rīfāt, (Dār al-Kutab al-'rabī Berūit:1405ah), P:167

[38] ۔ یہ محمد بن علی بن القاضی محمد حامد فاروقی حنفی (۱۱۵۸ھ) تھانوی ہیں۔ آپ کا تعلق انڈیا سے ہے۔ آپ کی مشہور کتاب "کشاف اصطلاحات الفنون" ہے، الاعلام، ج:۶، ص:۲۹۵

Al-A'lām, Vol:06,P:295

39- تھانوی، محمد علی بن علی، مولوی، شیخ، کتاب کشاف اصطلاحات فنون، دار صادر، بیروت، ج:۲، ص:۷۵۹
Thānwī, Muḥammad 'lī bin 'ly, Mūlwī,Kitāb Kashāf Iṣṭelāḥāt Funūn, (Dār Ṣādar, Berūit), Vol:02,P:159

40- الیوبی، محمد سعد بن احمد بن مسعود، مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ و علاقتھا بالادلۃ الشرعیۃ، دار الہجرۃ، الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء، ص:۳۱
Al-Yoūbī, Muḥammad Sa'd bin Aḥmad bin Mas'ūd, Maqāṣid al-Sharī't al-Islāmiyyat wa 'lāqatuhā Bil-Adillat al-Shar'iyyat, (Dār al-Hijrat, Riyāḍ, Sa'ūdī 'rabiyyat: 1423ah), P:31

41- سورۃ الذاریات:۵۶/۵۱
Sūrat Al-Zāriyyāt, 51:56

42- سورۃ الانبیاء:۱۰۷/۲۱
Sūrat al-Anbiyā,, 21:107

43- سورۃ المائدۃ:۶/۵
Sūrat Al-Mā,edat, 5:6

44- سورۃ العنکبوت:۴۵/۲۹
Sūrat al-'ankabūt, 29:45

45- سورۃ البقرۃ:۱۸۳/۲
Sūrat Al-Baqarat, 2:183

46- سورۃ البقرۃ:۱۷۹/۲
Sūrat Al-Baqrat, 2:179

47- غازی، محمود احمد، ڈاکٹر، محاضرات فقہ، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور ۲۰۰۵ء، ص:۲۹۵-۲۹۸
Ghāzī, Dr.Maḥmūd Aḥmad, Muḥāḍerāt-e-fiqh,(Al-Fayṣal Nashrān wa Tājrān Kutub, Lāhore: 2005ac), P:295:298

48- بدوی، یوسف احمد محمد، مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ، دار النفائس، عمان، اردن، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، ص:۱۴
Badwī, Yoūsaf Aḥmad Muḥammad, Maqāṣid al-Sharī't 'nd Ibn Tymiyyat, (Dār Al-Nfā,s, 'umān, Urdan 1421ah), P:14

49- سورۃ الذاریات:۵۶/۵۱
Sūrat al-Zāriyyā, 51:56

50- سورۃ التوبۃ:۷۲/۹
Sūrat Al-Tawbat, 9:72

51- یوسف، حامد عالم، المقاصد العامۃ للشریعۃ الاسلامیۃ، المعہد العالمی للفکر الاسلامی، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء، ص:۱۰۶
Yoūsaf, Ḥāmid 'ālam, Al-Maqāṣid Al-'mat Lil-Sharī't al-Islāmiyyat, (Al-Ma'had Al-'lamī lil-Fikar al-Islāmī, al-tab'at al-Uūlā, 1412ah), P:106

52- سورۃ العنکبوت:۴۲/۲۹
Sūrat Al-'ankbūt, 29:42

53- سورۃ الاسراء:۳۲/۱۷
Sūrat al-Isrā,, 17:32

54- یہ محمد بن علی بن محمد شاکانی (۱۱۷۳ھ-۱۲۵۰ھ) ہیں، جو یمن کے مشہور فقیہ اور مجتہد تھے۔ "نیل الاوطار، فتح القدیر" آپ کی

مشہور کتب ہیں۔ الأعلام، ج:٦، ص:٢٩٨

Al-A'lām, Vol:06,P:298

55۔ مقاصد الشریعہ عند ابن تیمیہ، ص:١٠٥

Maqāṣid Al-Sahrī't 'nd ibn tymiyyat, P:105

56۔ یہ عبدالملک بن عبداللہ بن یوسف بن محمد الجوینی، امام الحرمین (٤١٩ھ-٤٧٨ھ) عظیم شافعی عالم ہو گزرے ہیں،ابن خلکان،احمد بن محمد بن ابی بکر، شمس الدین، ابوالعباس، وفیات الأعیان و ابناء ابناء الزمان، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان،١٤١٧ھ/١٩٩٧ء،ج: ٢،ص:٨٠-٨١)۔

Ibn-e-Khalkān,Shams Al-dīn, Wafāyāt al-A'yān wa Anbā,o Abnā, al-Zamān,(Dār Iḥyā, al-turāth al-'rabī,1997ac), Vol:02, P:80-81

57۔ جوینی، عبدالملک بن عبداللہ بن یوسف، ابوالمعالی، البرھان، مطابع الدوحۃ الحدیثۃ، قطر ١٣٩٩ء، ج:٢، ص:٧٧٢-٧٧٤

*Juwynī, *abd al-Malik bin *abd Allāh bin Yoūsaf, Abū al-Ma'lī, Al-Burhān, (Maṭab' al-Dawḥat al-Ḥadīthiyyat, Qatar:1399ac), Vol:02,P:772-774*

58۔ جوینی، عبدالملک بن عبداللہ بن یوسف، ابوالمعالی، الغیاثی، مطبعۃ نھضہ، مصر، ١٤٠١ھ، ص:٢٦٦،٢٦٧،٣٩٣،٤٢٩،٤٣٠،٤٣٣

*Juwynī, *abd al-Malik bin *abd Allāh bin Yoūsaf, Abū al-Ma'lī,Al-Ghyāthī, (Maṭba' Nahḍat, Egypt: 1401ah), P:266,267,393,429,430,433*

59۔ مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ، ج:٧، ص:١٠٧

Maqāṣid Al-Sahrī't 'nd ibn tymiyyat,Vol:07,P:107

60۔ یہ عبدالعزیز بن عبدالسلام (٥٧٧ھ-٦٦٠ھ) ہیں جو عزالدین بن عبدالسلام کے لقب سے مشہور ہیں، انہوں نے مقاصد شریعت پر بنیادی اور ابتدائی کام کیا اور اس سلسلے میں اپنی کتاب "قواعد الاحکام" دو جلدوں میں تحریر کی (الاعلام، ج:٤،ص:٢١)۔

Al-A'lām, Vol:04,P:21

61۔ عزالدین، عبدالعزیز عبدالسلام، قواعد الأحکام فی اصلاح الانام، دار ابن حزم، بیروت، ص: ٤٦٣

'iz al-dīn, 'bd al-'zīz 'abd al-Slām, Qawā'd al-Aḥkām fī Iṣlāḥ al-Anām, (Dār Ibn Ḥazam, Berūit), P:463

62۔ یہ علی بن عبدالکافی بن (٦٨٣ھ-٧٥٦ھ) ہیں، جو تاج الدین سبکی کے والد ہیں۔آپ مفسر، حافظ اور مناظر تھے،آپ کی کتب میں الابھاج فی شرح المنہاج زیادہ مشہور ہیں (الأعلام، ج:٤، ص:٢٠٣)۔

Al-A'lām, Vol:04,P:203

63۔ الابھاج فی شرح المنہاج: سبکی، علی بن عبدالکافی بن علی وابنہ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء، ج:١، ص:٨،٩

Al-Ibhāj fī Sharḥ al-minhāj, Subkī 'lī bin 'bd al-kāfī bin 'lī wābinat, (Dār al-Kutub al-'lmiyyat, Berūit:1404ah), Vol:01,Pp:8-9

64۔ إبن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم، امام، شیخ الاسلام، بیان الدلیل، مکتبۃ إضواء النھار، سعودیہ، ١٩٩٦ء، ص:٣٥١

Ibn Taymiyyat, Aḥmad bin 'bd al-$Halīm, Imām, Bayān Al-Dalīl, (Maktabat Aḍwā, al-Nahār, Sa'ūdiyyat, 1996ac), P:351

65۔ یہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد زرعی دمشقی (٦٩١ھ-٧٥١ھ) ہیں، جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے شاگرد خاص تھے اور ان کے صحیح پیروکار اور مقلد تھے (الاعلام، ج:٦، ص:٥٦)

Al-A'lām, Vol:06,P:56

66۔ إبن قیم، محمد بن ابی بکر، ابو عبداللہ، اعلام الموقعین، مطبعۃ دار السعادۃ، مصر ١٣٨٩ھ/١٩٦٩ء، ج:٢، ص:٥٧

Ibn Qayyam, Muḥammad bin Abī Bakar, Abū ʻbd Allāh, I'lām al-Muwqq'īn, (Maṭba'at Dār al-Sa'ādat, Egypt:1389ah), Vol:02,P:57

67۔ یہ ابراہیم بن موسیٰ بن محمد لخمی غرناطی شاطبیؒ (۷۹۰ھ) ہیں، جو ایک مشہور اصولی اور مالکی امام تھے آپ کا تعلق غرناطہ سے تھا آپ کی مشہور کتب "الموافقات فی اصول الفقہ "اور" الاعتصام فی الفقہ" ہیں (الاعلام، ج:۱، ص:۷۵)

Al-A'lām, Vol:01,P:75

68۔ شاطبیؒ، ابراہیم بن موسیٰ، ابو اسحاق، الموافقات، دار الفکر العربی، مصر، ج:۴، ص:۱۰۵، ۱۰۶

Shāṭbī, Ibrāhīm bin Mūsā,, Abū Ishāq, Al-Muwāfaqāt, (Dār al-Fikar Al-'rabī, Egypt), Vol:04,PP:105-106

69۔ الموافقات، ج:۴، ص:۱۰۶، ۱۰۷

Al-Muwāfaqāt,Vol:04,PP:106-107

70۔ گیلانی، عبدالرحمان، ڈاکٹر، قواعد المقاصد عند الشاطبیؒ، المعھد العالمی للفکر الاسلامی و دار الفکر، دمشق، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، ۳۳۱

*Gīlānī, ʻ**bd al-Raḥ**mān, Qawā'd al-Maqāṣd 'nd al-Shāṭbī, (Al-Ma'had al-'ālmī lil-Fikar al-Islāmīwa Dār al-Fikar, Demashq:1421ah), P:331*

71۔ المستصفیٰ، ج:۱، ص:۲۸۶-۲۸۷

Al-Mustaṣfā,Vol:01,PP:286-287

72۔ الاحکام، ج:۳، ص:۳۸۹

Al-Aḥkām, Vol:03,P:389

73۔ قواعد الأحکام فی اصلاح الانام، ص:۴۶۳

*Qwā'd al-Aḥkām fī Iṣl*ḥ al-Anām, P:463*

74۔ شاطبیؒ، ابراہیم بن موسیٰ، ابو اسحاق، الموافقات فی اصول الشریعۃ، دار الفکر العربی، مصر، ج:۲، ص:۸

Shāṭbī, Ibrāhīm bin Muūsā, Abū Isḥāq, al-Muūfaqāt fī Uṣūl Al-Sharī'at,(Dār al-Fikar al-'rabī, Egypt), Vol:02,P:08

75۔ یہ احمد بن عبدالرحیم دہلوی (۱۱۱۰ھ-۱۱۷۶) ہیں، جو شاہ ولی اللہ کے لقب سے مشہور ہیں، آپ کا شمار انڈیا کے اہم حنفی اصولی اور فقیہ علماء میں ہوتا ہے۔ آپ کی کتب میں "حجۃ اللہ البالغہ، عقد الجید، الفوز الکبیر اور ازالۃ الخفاء "زیادہ مشہور ہیں (الاعلام، ج:۱، ص:۱۴۹)

Al-A'lām, Vol:01,P:149

76۔ دہلوی، احمد بن عبدالرحیم، شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغۃ، المکتبۃ السلفیۃ، لاہور، ج:۱، ص:۳

Dehlwī, Aḥmad bin ʻbd al-Raḥīm, Shāh Walī Allāh, Ḥujjat Allāh al-Bālighat, (Al-Maktabat Al-Salfiyyat, Lāhore),Vol:01,P:3

77۔ یہ محمد بن طاہر بن عاشور (۱۸۷۹ء-۱۹۷۳) ہیں جو علوم شرعیہ، لغویہ اور ادبیہ میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ تیونس کی "جامعہ الزیتونہ" میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ تیونس میں مذہب مالکی کے شیخ الاسلام کہلائے۔ آپ کی تصانیف میں "مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ "اور" التحریر والتنویر فی التفسیر "زیادہ نمایاں ہیں (الاعلام، ج:۶، ص:۱۷۴)

Al-A'lām, Vol:06,P:174

78۔ إبن عاشور، محمد الطاہر بن محمد بن محمد الطاہر بن عاشور التونسی (المتوفی: ۱۳۹۳ھ)، مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ، الدار التونسیۃ للنشر۔ تونس، ص:۲۵۱

Ibn ʻāshūr, Muḥammad al-Ṭāhir bin Muḥammad, Maqāṣid Al-Sharī'at Al-Islāmiyyat, (Al-Dār Al-Tawnsiyyat Lil Nashar, Tūnas), P:251

79۔ مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ لابن عاشور، ص:۴۱۵

Maqāṣid Al-Sharī'at Al-Islāmiyyat libn ʻāshūr,P:415

80۔ یہ محمد سعد بن احمد بن مسعود الیوبی ہیں جنہوں نے "مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ و علاقتھا بالادلۃ الشریعۃ" کے موضوع پر "جامعہ اسلامیہ" مدینہ منورہ سے پی ایچ۔ڈی کی ہے۔

81۔ مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ وعلاقتھا بالادلۃ الشریعۃ، ص: ۳۵

Maqāṣid al-Sharī't al-Islāmiyyat wa 'lāqatuhā Bil-Adillat al-Shar'iyyat,P:35

82۔ گیلانی، عبدالرحمان، ڈاکٹر، قواعد المقاصد عند الشاطبیؒ، المعہد العالمی للفکر الاسلامی ودار الفکر، دمشق، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، ص: ۴۶

Gīlānī, 'bd al-Raḥmān, Qawā'd al-Maqāṣd 'nd al-Shāṭbī, (Al-Ma'had al-'ālmī Lil-Fikar al-Islāmī wa Dār al-Fikar Demashq:1421ah), P:46

83۔ علال فاسی، مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ و مکارمھا دار الغرب الاسلامی، ۱۳۹۳ھ، ص: ۷؛ بحوالہ مقاصد الشریعۃ لاحمیدان، ص: ۱۸

'lāl Fāsī, Maqāṣid al-Sharī't al-Islāmiyyat wa Makārimahā, (Dār Al-Gharb al-Islāmī:1393ah), P:07, with Reference of Maqāṣid Al-Sharī'at,P:18

84۔ یوسف، حامد، عالم، مقاصد العامۃ للشریعۃ الاسلامیۃ، المعہد العالمی للفکر الاسلامی، الطبعۃ الاولی، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء، ص: ۷۹

Yoūsaf, Ḥāmid 'ālam, Al-Maqāṣid Al-'mat Lil-Sharī't al-Islāmiyyat, (Al-Ma'had Al-'lamī lil-Fikar al-Islāmī, al-tab'at al-Uūlā, 1412ah), P:79

85۔ اِصول الفقہ الاسلامی، ج: ۲، ص: ۱۰۱۷

Uṣūl Al-fiqh Al-Islāmī, Vol:02,P:1017

86۔ مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ وعلاقتھا بالادلۃ الشریعۃ، ص: ۳۶

Maqāṣid al-Sharī't al-Islāmiyyat wa 'lāqatuhā Bil-Adillat al-Shar'iyyat,P:36

87۔ مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ وعلاقتھا بالادلۃ الشریعۃ، ص: ۳۶

Maqāṣid al-Sharī't al-Islāmiyyat wa 'lāqatuhā Bil-Adillat al-Shar'iyyat,P:36

88۔ خادمی، نور الدین بن مختار، الاجتہاد المقاصدی، کتاب الامہ، عدد ۶۶، قطر ۱۹۹۸ء، ج: ۱، ص: ۵۳

Khādmī, Nūr Al-Dīn bin Mukhtār, Al-Ijtihād al-Maqaṣdī, Kitāb al-Ummat, Number:66, Qatar:1998ac, Vol:01,P:53

89۔ الاجتہاد فی الشریعۃ الاسلامیۃ، ص: ۴۳

Al-Ijtehād fi al-Sharī'at Al-Islāmiyyat, P:43

90۔ مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ وعلاقتھا بالادلۃ الشریعۃ، ص: ۳۷

Maqāṣid al-Sharī't al-Islāmiyyat wa 'lāqatuhā Bil-Adillat al-Shar'iyyat,P:37

91۔ احمد ریسونی، نظریۃ المقاصد عند الشاطبیؒ، الدار العالمیۃ للکتب الاسلامی، ریاض ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء، ص: ۵

Aḥmad Rysūnī, Naẓriyyat al-Maqāṣid 'nd al-Shāṭbī, (al-Dār al-'ālmiyyat lil-Kutub Al-Islāmī, Riyāḍ:1412ah), P:05

92۔ مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ وعلاقتھا بالادلۃ الشرعیۃ، ص: ۳۴؛ حاشیہ نمبر ۳

Maqāṣid al-Sharī't al-Islāmiyyat wa 'lāqatuhā Bil-Adillat al-Shar'iyyat,P:34, Reference#03

93۔ الموافقات، ص: ۲۰۲

Al-Muwāfaqāt, P:202

94۔ الموافقات، ص: ۲۰۳

Al-Muwāfaqāt,P:203

95۔ سورۃ الصّف: ۶۱/۶

Sūrat al-Ṣaff, 61-06

96۔ فلسفہ و مقاصد شریعہ، کوڈ ۴۵۷۰، ایم اے علوم اسلامیہ، شعبہ افکار و تمدن اسلامی و شعبہ اسلامک لاء، کلیہ عربی و علوم اسلامیہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، نیلاب پرنٹرز گوال منڈی راولپنڈی، ۲۰۰۲ء، یونٹ نمبر۸، مرتب: حافظ محمد سجاد، پروفیسر، ڈاکٹر، ج:۱، ص: ۲۳۳-۲۳۴

Falsafat wa Maqāṣid Sharī't, Code:4570, M.A 'ulūm Islavmiyyat, AIOU, Unit#08, Ḥāfiẓ Sajjād, Vol:01,PP:233-234

97۔ سورۃ ہود: ۱۱/۶۱

Sūrat Hūd, 11:61

98۔ ابن ماجۃ ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، وماجۃ اسم ابیہ یزید (المتوفی: ۲۷۳ھ-)، سنن ابن ماجہ، دار إحیاء الکتب العربیۃ- فیصل عیسی البابي الحلب، حدیث نمبر: ۲۶۱۹، ج: ۲۲، ص: ۸۷۴

Ibn e Mājah, Muḥammad bin Yazīd, Sunan Ibn e Mājah, (Dar Iḥyā Al-Kutub Al-'arabiyyah), Ḥadith Number:2619,Vol:22,P:874

99۔ فلسفہ ومقاصد شریعہ، ج:۱، ص: ۲۳۵

Falsafat wa Maqāṣid Sharī't,Vol:01,P:235

100۔ فلسفہ ومقاصد شریعہ، ج:۱، ص: ۲۳۵

Falsafat wa Maqāṣid Sharī't,Vol:01,P:235

101۔ الموافقات، ج:۲، ص: ۲۱

Al-Muwāfaqāt, Vol:02,P:21

102۔ فلسفہ ومقاصد شریعہ، ج:۱، ص: ۲۳۷

Falsafat wa Maqāṣid Sharī't,Vol:01,P:237

103۔ فلسفہ ومقاصد شریعہ، ج:۱، ص: ۲۳۸

Falsafat wa Maqāṣid Sharī't,Vol:01,P:238